روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 2 جولائی 2014ء 3 رمضان 1435 ہجری 2 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 150

نیند بھی عبادت ہے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
روزہ دار کی نیند عبادت ہے اور اس کا سانس لینا تسبیح کے مترادف ہے۔

(بحار الانوار جلد96صفحہ 248 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی۔ طبع سوم 1983ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 331)

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 439)

کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 147)

آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہوکر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔''

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء، صفحہ 20۔ بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے، صفحہ 1002)

تیسری بات جو (دین) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 102)

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص292)

غیبت سے بچیں

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''غیبت جھوٹی بات کو نہیں کہتے۔ غیبت سچی بات کو کہتے ہیں لیکن وہ سچی بات جو دکھ دینے والی ہو۔ اس ضمن میں بسا اوقات آپس کی بحث کے دوران آپ یہ فقرہ بھی سنیں گے دو لڑنے والوں کے درمیان کہ میں جھوٹ بولوں! میں نے جو سچی بات ہے وہ منہ پر کہہ دی ہے، میری عادت ہے میں بڑا صاف گو ہوں۔ اور سچی بات منہ پر مارتا ہوں۔ ایسے صاف گو پر خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت ڈالی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کو پکڑ لے گا اور بڑی سخت تحذیر فرمائی ہے بڑی سخت اس کے متعلق انذار کی پیشگوئی کی ہے۔

(خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 53)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

خادم دین اولاد

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''جو والدین اپنے بچوں کو وقف نو میں شامل کرتے ہیں انہیں خصوصاً اور دوسروں کو بھی، عام طور پر ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتے ہوئے انہیں ایسی اولاد سے نوازے جو حقیقت میں دین کی خادم بننے والی ہو، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے والی ہو اور صالحین میں شمار ہو۔''

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 517)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

خلافت کے جاں نثار سپاہی، خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر اور ہمارے پیارے بزرگ بھائی

محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت گھانا کے بارے میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خراج تحسین اور دینی و دنیوی اعزازات کا تذکرہ

احباب کو یہ انتہائی افسوسناک خبر دی جاچکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، خلافت کے جاں نثار سپاہی اور سلطان نصیر، امیر و مشنری انچارج محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب مورخہ 22 جون 2014ء کو گھانا میں 76 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء میں دینی و دنیوی اعزازات کے مالک خلافت کے شیدائی محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا جس کا خلاصہ پیش ہے۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ کے مخلص خادم سلسلہ اور فدائی مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کے بارے میں فرمایا۔ آپ افریقہ کے ایک ملک سے مرکز سلسلہ میں حصول علم دین اور خلافت کا سلطان نصیر بننے کے لئے یہ عزم لے کر آئے کہ میں نے اب اس کام کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بروئے کار لانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیارے بزرگ بھائی اور خلافت کے جاں نثار سپاہی خلیفہ وقت کے اشارے پر چلنے والے، ہر فیصلہ جو خلیفہ وقت کی طرف سے آئے اسے شرح صدر سے قبول کرنے والے، خلیفہ وقت کے چھوٹے سے چھوٹے حکم بلکہ خواہش کی تکمیل کے لئے بھی بے چین رہنے والے تھے۔ میں نے 8 سال سے زیادہ عرصہ گھانا میں ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس وقت بھی خلافت کے ساتھ تعلق میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اور خلافت کے بعد میرے ساتھ بھی اطاعت و فرمانبرداری اور وفا کے اس معیار میں ذرہ بھی فرق نہیں آنے دیا۔ فرمایا کہ اس خادم سلسلہ کی خدمت کا عرصہ نصف صدی سے زائد پر پھیلا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد اور والدہ کے ذریعے سے آئی تھی۔ وہاب صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے والد سلیمان کے آدم صاحب اور والدہ عائشہ اقویٰ صاحبہ نے احمدیت قبول کی تھی۔ ان کے والد کی شدید خواہش تھی کہ وہاب صاحب جماعت کے مربی بنیں۔ چنانچہ والد صاحب کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے والدہ نے ان کو ربوہ بھجوا دیا۔

وہاب صاحب دوفیدرو گاؤں میں دسمبر 1938ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے یونائیٹڈ مڈل سکول سے حاصل کی پھر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں پڑھے۔ پھر زندگی وقف کر دی اور آپ کو 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا۔ 1960ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ واپس گھانا گئے اور وہاں آپ کا مختلف جگہوں پر بطور ریجنل مشنری تقرر ہوا۔ گھانا میں ہی مختلف جگہوں اور مختلف شعبوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1971ء سے 1974ء تک نائب امام بیت فضل لندن کی ذمہ داری ادا کی۔ 1975ء میں آپ کو امیر و مشنری انچارج گھانا مقرر کر دیا گیا اور تقریباً 39 سال وفات تک یہی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

حضور انور نے مرحوم کی سعادتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری عبدالوہاب صاحب تھے۔ سب سے پہلے گھانین امیر و مشنری انچارج یہ تھے۔ سب سے پہلے افریقن احمدی جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی نمائندگی میں بطور امیر مقامی ربوہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی وہ یہ تھے۔ سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری جنہیں یورپ میں خدمت کی توفیق ملی وہ یہ تھے۔ پھر سب سے پہلے افریقن جنہیں مجلس افتاء کا اعزازی ممبر بننے کی توفیق ملی۔ وہ وہاب صاحب تھے۔ ان کو مرکز کی نمائندگی میں مختلف ممالک جیسے کینیڈا، جرمنی، بینن، مالی، آئیوری کوسٹ، نائیجیریا، برکینا فاسو، لائبیریا، سیرالیون اور جمیکا کے دورہ جات کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ گھانا نے ان کے دور امارت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی ہے۔ فرمایا کہ دنیاوی اعزازات میں ان کو کوریا میں انٹر ریلیجنس اور انٹرنیشنل فیڈریشن فارورلڈ پیس۔ امریکہ کی طرف سے امن کے لئے بے لوث اور شاندار خدمات کی بناء پر ایمبیسیڈر فار پیس کا اعزاز دیا گیا۔

باقی صفحہ 7 پر

ادار یہ

میں ایک گھنا پیڑ

حق کے مقابل پر گالیاں اور بدکلامی ابنائے آدم کا ہمیشہ سے پیشہ رہا ہے۔ مگر اس کے مقابل صبر و تحمل کی جو عظیم داستانیں اہل اللہ نے رقم کی ہیں وہ پہاڑوں کی طرح سربلند ہیں۔ انسان حیران ہوتا ہے کہ ایسی بلندی اور ایسی پستی۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے چند واقعات اور ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ ایک مولوی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود سے بحث کرنے لگ گیا۔ حضور اسے جواب دیتے رہے کہ وہ جلد عاجز آ گیا اور خاموش ہو گیا۔ اس پر حضور نے اس سے پوچھا کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اس نے کہا جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ دجال کی صفت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ دوسروں کا منہ بند کر دے گا۔

وہ قادیان سے چلا گیا اور امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار شائع کروایا اس میں یہ واقعہ درج کیا اور لکھا کہ میں نے یہ الفاظ ان کے منہ پر کہے لیکن جب اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا کہ میں ضرورت مند ہوں کچھ سلوک میرے ساتھ کرنا چاہئے۔ اس رقعہ کے ملتے ہی آپ نے فوراً پندرہ روپے بھیج دیئے۔ آپ سخی بہت ہیں اور آپ کے منہ پر بھی سخت لفظ کہا جائے تو رنج نہیں کرتے۔ حضرت صاحب نے خود اس آخری امر کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا اس مولوی کے اشتہار سے اس پندرہ روپے دینے کا پتہ لگا۔ (رفقائے احمد جلد 4 ص 138)

دشمن بھی جو چاہے تو مری چھاؤں میں بیٹھے
میں ایک گھنا پیڑ سرِ راہ گزر ہوں

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ دہلی سے حضرت مسیح موعود نے ایک خط بھیجا۔ لفافہ پر محمد خان صاحب، منشی اروڑا صاحب اور خاکسار تینوں کا نام تھا۔ خط میں یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ یہاں کے لوگ اینٹ پتھر بہت پھینکتے ہیں۔ اور اعلانیہ گالیاں دیتے ہیں۔ میں بعض دوستوں کو اس ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تینوں صاحب فوراً آ جائیں۔ ہم تینوں کچہری سے اُٹھ کر چلے گئے۔ گھر بھی نہیں آئے۔ کرتارپور جب پہنچے تو محمد خان اور منشی اروڑا صاحب نے مجھے ٹکٹ لانے کے لئے کہا۔ میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ مجھے یہ خیال ہوا کہ اپنے کرایہ کے لئے بھی اُن سے لے لوں انہوں نے اپنے ٹکٹوں کا کرایہ مجھے دے دیا تھا۔ میں نے اُن دونوں کے ٹکٹ لے لئے اور گاڑی آ گئی۔ چوہدری رستم علی خان صاحب مرحوم گاڑی میں کھڑے آواز دے رہے تھے کہ ایک ٹکٹ نہ لینا میرے ساتھ سوار ہو جانا۔ میں چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور ہم دہلی پہنچ گئے۔ دہلی میں حضرت صاحب نے ایک بڑا دو منزلہ مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اوپر زنانہ تھا اور نیچے مردانہ رہائش تھی۔ واقعہ میں روز صبح و شام لوگ گالی گلوچ کرتے تھے اور ہجوم اینٹ پتھر پھینکتا تھا۔ انسپکٹر پولیس جو احمدی تو نہ تھا۔ لیکن احمدیوں کی امداد کرتا تھا اور ہجوم کو ہٹا دیتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد 4 ص 103)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ دہلی سے حضرت مسیح موعود واپس تشریف لے گئے۔ میں کتابیں واپس کرنے کے لئے ایک روز ٹھہر گیا۔ جسے کتابیں دینے جاتا وہ گالیاں نکالتا۔ مگر میں ہنس پڑتا۔ اس پر وہ اور کوستے۔ چونکہ ہمیں کامیابی ہوئی تھی اس لئے ان کی گالیوں پر بجائے غصے کے ہنسی آتی تھی اور وہ بھی بے اختیار۔ (سیرت المہدی جلد 4 ص 107)

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

حضرت رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے مرزا نظام دین کے متعلق یہ پیشگوئی کی کہ اُن کے گھر فلاں تاریخ کو کوئی ماتم ہو گا۔ لیکن جب تاریخ آئی اور شام کا وقت قریب ہو گیا اور کچھ بات ظہور میں نہ آئی تو تمام مخالفین حضرت صاحب کے گھر کے ارد گرد ٹھٹھا اور مخول کے لئے جمع ہو گئے۔ سورج غروب ہونے لگا یا ہو گیا تھا۔ کہ اچانک مرزا نظام الدین کے گھر سے چیخوں کی آواز شروع ہو گئی۔ معلوم کرنے پر پتہ لگا۔ کہ الفت بیگم والدہ مرزا ارشد بیگ فوت ہو گئی ہیں۔

(سیرت المہدی جلد 4 ص 102)

حضور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں، ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بیشک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پرواہ کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔''

(ملفوظات جلد 7 ص 204)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

پرچہ روحانی خزائن جلد 18

(نصف اول از صفحہ 1 تا 416)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء)

دفتری استعمال

ID:

حاصل کردہ نمبر

کل نمبر 100

ہدایات: ① یہ پرچہ 31 جولائی 2014ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کر کے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کو بھی جمع کرواسکتے ہیں۔ نیز بذریعہ فیکس نمبر 047-6213590 یا ای میل nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔ ② اس پرچہ میں کامیاب ہونے والوں کو نظارت کی طرف سے سند دی جائے گی۔ پرچہ پر اپنا نام، ولدیت یا زوجیت، تنظیم، جماعت اور ایڈریس صاف اور واضح لکھیں تا کہ آپ کو جو سند ملے اس پر آپ کے کوائف درست پرنٹ ہوں۔ ③ حصہ اول کے ہر سوال کے دو نمبر ہیں۔ حصہ دوم کے ہر سوال کے تین نمبر اور حصہ سوم کے ہر سوال کے دس نمبر ہیں۔ کل 100 نمبر کا پرچہ ہے۔

سید محمود احمد (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نام .... ولدیت/ زوجیت .... ذیلی تنظیم ....

نام جماعت/حلقہ .... ضلع .... پتہ .... دستخط مع تاریخ ....

حصہ اول

سامنے دیئے گئے تین آپشنز میں سے صحیح جواب کا نمبر آخری خانہ میں درج کریں۔ (20)

نمبر شمار	سوال	آپشنز	درست نمبر
1	اعجاز المسیح کتنے دنوں میں لکھی گئی؟	(1)50 دن (2)60 دن (3)70 دن	
2	قرآن پاک میں امت محمدیہ کا کیا نام رکھا گیا ہے؟	(1) خیر الامم (2) امت محمدیہ (3) مسلمین	
3	اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل وجمیل چہرے کے دیدار کے لئے کس چیز کو آئینہ بنایا؟	(1) ملائکہ (2) فرقان حمید (3) رسل	
4	قرآن پاک میں کس نبی کو امت کا نام دیا گیا ہے؟	(1) حضرت آدم علیہ السلام (2) حضرت نوح علیہ السلام (3) حضرت ابراہیم علیہ السلام	
5	حضرت مسیح موعود نے طاعون کی پیشگوئی طاعون پھیلنے سے کتنے سال پہلے شائع کی؟	(1)2 سال (2)4 سال (3)3 سال	
6	خدا تعالیٰ کا اسم اعظم کون سا ہے؟	(1) اللہ (2) رحمٰن (3) رحیم	
7	حضرت اقدس نے نزول المسیح میں بیعت کرنے والوں کی تعداد کتنی بتائی ہے؟	(1)50 ہزار کے قریب (2)60 ہزار کے قریب (3)70 ہزار کے قریب	
8	رسالہ دافع البلاء کتنی تعداد میں شائع ہوا؟	(1)3 ہزار (2)5 ہزار (3)4 ہزار	
9	اعجاز المسیح قرآن پاک کی کس سورۃ کی تفسیر ہے؟	(1) سورۃ کوثر (2) سورۃ نصر (3) سورۃ فاتحہ	
10	تمام بدیوں کا باپ کون ہے؟	(1) شیطان رجیم (2) جھوٹ (3) دجال	

حصہ دوم

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (30)

1۔ ام الکتاب سے کیا مراد ہے؟ (اعجاز المسیح)

....

2۔ قادیان کو کیوں طاعون سے محفوظ رکھا گیا؟ (دافع البلاء)

....

3۔ حضرت مسیح موعود کے دور میں کس ستارہ کے نکلنے کی پیشگوئی تھی؟ (نزول المسیح)

....

4۔ سورۃ فاتحہ میں سب سے بڑی اور عظیم خبر کیا ہے؟ (اعجاز المسیح)

....

5۔ اہل اللہ کو کس حالت میں نیند آتی ہے؟ (اعجاز المسیح)

....

6۔ طاعون کی بیماری سے بچاؤ کے لئے حضرت مسیح موعود کو خدا نے کیا پیغام دیا؟ (دافع البلاء)

....

7۔ حضرت مسیح موعود مع اپنی جماعت کے اللہ تعالیٰ کی کس صفت کے مظہر ہیں؟ (اعجاز المسیح)

....

8۔ تمام کائنات سے اشرف اور تمام مخلوقات سے محبوب وجود کن لوگوں کا ہوتا ہے؟ (اعجاز المسیح)

....

9۔ نبی کے معنی لغت کی رو سے کیا ہیں؟ (ایک غلطی کا ازالہ)

....

10۔ شعر مکمل کریں۔ (دافع البلاء)

لاکھوں انبیاء مگر بخدا

....

حصہ سوم

مندرجہ ذیل سوالات میں سے پانچ کے تفصیلی جوابات لکھیں۔ (50)

سوال نمبر 1: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین عرب میں ظاہر ہونے کے بعد کیا انقلاب پیدا کیا؟ (اعجاز المسیح)

جواب : ....

سوال نمبر 2: بروزی نبوت اور رسالت سے کیا مراد ہے؟ (ایک غلطی کا ازالہ)

جواب : ....

سوال نمبر 3: مسیح موعود کا نام حَکم کس وجہ سے رکھا گیا؟ (نزول المسیح)

جواب : ....

سوال نمبر 4: حضرت مسیح موعود نے طاعون کے پھیلنے کا کیا سبب بیان کیا ہے نیز اس کا کیا علاج بتایا ہے؟ (دافع البلاء)

جواب : ....

سوال نمبر 5: سیدنا حضرت مسیح موعود نے تکبر سے بچنے کے بارے میں جماعت کو کیا نصائح فرمائیں؟ (نزول المسیح)

جواب : ....

سوال نمبر 6: حضرت اقدس نے سورۃ فاتحہ کے فوائد ومحاسن کا تذکرہ کن الفاظ میں فرمایا؟ (اعجاز المسیح)

جواب : ....

م-ش

سیدنا حضرت مسیح موعود کے خاندان کی خواتین مبارکہ

لجنہ جرمنی کے ذاتی تاثرات

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

مکرمہ مریم کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ریاض نوید صاحب آف نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ حال حلقہ Rahlstedt ہمبرگ (جرمنی) بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا گھر میرے سسرال گھر کے ساتھ ہی تھا۔ اپنی شادی سے پہلے بھی میں اپنی امی کے ساتھ ایک مرتبہ آپ سے ملنے گئی تھی۔ شادی کے بعد تو کئی مرتبہ آپ سے ملنے جاتی۔ اگر بچے ساتھ نہ ہوتے تو سیدہ موصوفہ فرماتیں کہ بچوں کو بھی لے کر آیا کرو۔ اگر گرمی کا موسم ہوتا تو آپ کی خادمہ ہمیں ٹھنڈے ٹھنڈے ستو پلاتیں۔ آپ نے ہمیں اس کی تفصیل بھی بتائی کہ یہ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ لُو سے بچاتے ہیں۔ وغیرہ

جب میرے ہاں میری پہلی بچی کی پیدائش ہونے والی تھی تو میری پھوپھو مکرمہ کنیز رسول طاہرہ، ام نوید جو میری ساس بھی تھیں، آپ سے شہد پر دعا بھی کروا کر لائیں۔ فرمایا کہ پیدائش کے بعد مجھے ملوانے بھی لے کر آنا۔ چنانچہ جب میری بچی نوید سحر کی ولادت ہوئی تو کچھ عرصہ کے بعد میں اسے لے کر آپ کو ملوانے گئی۔ آپ نے مجھے نقدی بھی اس کے لئے تحفۃً دی اور فرمانے لگیں کہ کتنی پیاری بیٹی ہے تمہاری۔ اس کا رنگ کتنا خوبصورت ہے۔ پھر آپ نے مجھے بہت ساری نصائح بھی کیں بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں مثلاً بچوں کو زیادہ ساتھ نہ چپکانا، رات کو دودھ پلانے کی عادت نہ ڈالنا وغیرہ

آپ بہت پیارے انداز میں نصائح فرماتیں۔ عام طور پر اپنا کوئی واقعہ بتا کر نصیحت فرماتیں کہ سننے والے کو بالکل ناگوار نہ گزرتا بلکہ دل پر گہرا اثر کرتا۔

مکرمہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ

مریم کنیز صاحبہ جو خاکسار کی بڑی بہن بھی ہیں۔ اپنی یادوں کو مزید تازہ کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ مکرمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ المعروف بی بی چھیرو صاحبہ ہمارے حلقہ کی صدر لجنہ تھیں۔ آپ حلقہ کی تمام ممبرات کا بہت خیال رکھتیں۔ میرے ذمہ شعبہ صنعت و حرفت (نمائش) کی ذمہ داری تھی۔ آپ نے کبھی کبھی دوپہر کو مجھے بلا لینا اور کہنا کہ مجھے تو نیند نہیں آتی اور مجھے میرے شعبہ کی ذمہ داریاں سمجھانی۔ آپ غریب، ضرورتمند عورتوں سے آرڈر پر بھی کام کرواتیں تاکہ ان کی کچھ مالی مدد ہوسکے اور وہ اپنے اخراجات پورے کرسکیں۔ جماعت کا پیسہ آپ بہت احتیاط سے خرچ کرتیں۔ چنیوٹ سے سستا کپڑا منگواتیں۔ اس سے بے بی ٹاول اور میٹس وغیرہ مغزی لگوا کر بنواتیں، جو بہت دیدہ زیب لگتے۔ اس طرح کم خرچ میں بہت دیدہ زیب چیزیں بنواتیں۔ پیسے کو بہت احتیاط سے خرچ کرتیں۔ آپ نے مجھے گرانٹ سے پانچ روپے دیئے اور کہا کہ اس سے کپڑا، فریم اور دھاگہ خرید کر لے آنا اور اس کا حساب لکھ کر اور دستخط کر کے مجھے دینا۔ کل چیزیں خریدنے پر میرے 3.50 روپے خرچ ہوئے۔ باقی میں نے آپ کو واپس کر دیئے۔ اس طرح آپ نے مجھے جماعتی پیسے کا حساب رکھنا سکھایا۔ غریب عورتیں دور دور کے محلوں سے آتیں، مختلف اشیاء تیار کر کے۔ اگر وہ ٹانگہ کروالیتیں تو آپ ان کو گرانٹ سے (گرمی کے موسم میں) ٹانگے کے پیسے بھی دے دیتیں۔ صاحبزادی صاحبہ نے مجھے بھی کئی کارآمد چیزیں بنانی سکھائیں۔ مثلاً ڈالڈا گھی کے چار خالی ڈبے لے کر انہیں جوڑ کر اوپر گدی رکھ کر کپڑا چڑھا کر اور پھر سب سے اوپر اچھا کپڑا چڑھا کر موڑھا بنانا سکھایا۔ ہاتھ کے پنکھے بنانے سکھائے جو بھی بنانا اس کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرتیں۔ اپنے قادیان کے واقعات سناتیں۔ حضرت اماں جان کے واقعات سناتیں کہ وہ کیسے قناعت کرتی تھیں۔ پھر یہ کہ آپ پہلے نماز کا کہتیں اور پھر بعد میں کام کا اور اس کا عملی نمونہ بھی خود دکھاتیں۔ پراندے کی گرہ لگانی بھی آپ نے مجھے سکھائی۔ صاحبزادی بی بی چھیرو صاحبہ کی ایک بیٹی کی شادی سید قاسم احمد صاحب ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ ایک دن ہمارا اجلاس تھا۔ آپ اس وقت صدر حلقہ تھیں تو اجلاس کے بعد آپ نے سب حاضر ممبرات کو دعوت دی کہ شادی میں شامل ہوں۔ آپ نے شادی کے مہمانوں کی ایک لسٹ بنائی ہوئی تھی اور وہیں پر ہم سے ہمارے نام کے آگے دستخط کروالئے۔ شادی کارڈز ہوسکتا ہے کہ آپ نے چند ایک چھپوائے ہوں۔ ایک کارڈ آپ نے صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کو مع ان کی عاملہ کے ہمارے سامنے لکھا۔ یہ شادی گھر میں ہی انجام پائی۔ شیزان کی ٹھنڈی بوتلیں پلائی گئیں اور خوبصورت تھالوں میں برفی ہمارے سامنے پیش کی گئی۔ اس کا ہی بہت مزہ آیا۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

مکرمہ ضیا قمر ساہی صاحبہ (Russelsheim)

سابقہ لیکچرار ہسٹری گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ و سانگھڑ گرلز کالج جو کہ نائیجیریا اور سیرالیون میں بھی تدریسی فرائض سرانجام دیتی رہی ہیں۔ اپنی یادوں کے دریچے میں سے جھانکتی ہوئی، بیان کرتی ہیں کہ میرے والدین شروع سے ہی قادرآباد، گوجرہ میں رہائش پذیر تھے۔ سکول کے بعد میں نے جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ لیا اور وہیں ہوسٹل میں ہی رہائش رکھی۔ بعدازاں کچھ عرصہ اسی کالج میں ہی لیکچرار کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ بتاتی ہیں کہ ربوہ کی رہائش کے دوران بہت سی پاک خواتین کالج کے پروگرامز میں شرکت کرتیں۔ جن کے پاک چہرے آج تک نظروں کے سامنے گھومتے ہیں۔

یہ تقریباً 1958ء کی بات ہے۔ میں بیڈمنٹن کھیلتی تھی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ بھی کبھی کبھار صبح صبح کالج آجاتیں اور ہم دونوں مل کر بیڈمنٹن کھیلتیں۔ اس وقت لڑکیاں کھیلوں میں اتنا حصہ نہ لیتی تھیں۔ میں بھی اندھوں میں کانا راجہ کے مصداق ہی تھی۔ حضرت سیدہ آپا جان میری بڑی حوصلہ افزائی فرماتیں اور ہم صبح صبح خوب بیڈمنٹن کھیلتے۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نئی نئی شادی ہوئی تو آپ ان کی دلہن کو کالج لے کر آئیں۔ آپ بہت خوش مزاج اور بہت منکسر المزاج تھیں۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا

مکرمہ رشیدہ بشیر صاحبہ (مرحومہ) اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ ڈیٹسن باخ بیان کرتی تھیں کہ میں حضرت مصلح موعود کے گھر میں پلی ہوں۔ میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان کے پاس رہتی تھی۔ آپ حضرت چھوٹی آپا جان کے بلند اخلاق کے بارہ میں بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان بہت بلند مرتبہ خاتون تھیں۔ آپ حضرت مصلح موعود کی حرم مبارکہ اور حضرت سید ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کی بیٹی تھیں جب کبھی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے گھر تشریف لاتیں تو آپ ان کا بے حد احترام کرتیں۔ ان کا بیگ ہاتھ سے لے لیتیں اور خود اس وقت تک نہ بیٹھتیں جب تک حضرت نواب صاحبہ نہ تشریف رکھ لیتیں۔ مجھے بھی یہی تاکید تھی کہ رشیدہ جب تک آپ نہ تشریف رکھیں تم بھی نہ بیٹھا کرو۔ مجھے آپ کے مقام اور مرتبہ سے آگاہ فرماتیں کہ یہ حضرت مسیح موعود کی بیٹی ہیں، ان کا مقام بہت بلند ہے، ہمیں ان کے تشریف فرما ہونے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ واپسی پر بھی ان کو ہمیشہ دروازے یا گاڑی تک چھوڑنے جاتیں اور آپ کا بیگ بھی خود پکڑتیں۔ مکرمہ رشیدہ بشیر صاحب، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بارہ میں مزید بیان کرتی تھیں کہ آپ نمازیں بہت توجہ اور الحاح سے پڑھتیں اور سجدے بہت لمبے کرتیں۔ میں آپ کو دیکھ کر سوچتی کہ میں تو جب لمبا سجدہ کروں، میری گردن تھک جاتی ہے، مگر آپ کو میں نے اکثر لمبے سجدے ہی کرتے پایا۔

حضرت بی بی آصفہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ثریا مقصود صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر مقصود صاحب حلقہ روڈ ہائم (فرینکفرٹ) بیان کرتی ہیں کہ حضرت بی بی آصفہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بہت ہی پُر محبت اور عاجز انسان تھیں۔ مشورہ بہت اچھا دیتیں، امین تھیں، ہمیشہ دوسرے کا بھی بھلا ہی سوچتیں۔ آپ میں سلیقہ بھی غضب کا تھا۔ آپ نے سلائی کا کورس بھی کیا ہوا تھا۔ آپ بہت شاندار سلائی کرتیں۔ لندن میں کئی مرتبہ عورتیں آپ کے پاس آتیں اور کہتیں کہ ہمیں فلاں ٹانکہ سکھا دیں، فلاں ٹانکہ سکھا دیں۔ مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ کا ٹانکہ بھی بابرکت ہے۔

کھانا بھی آپ بہت اچھا بناتیں، ڈیکوریشن کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔ گھر کو آپ بہت نفیس طریقے سے ڈیکوریٹ کرتیں۔ شاپنگ کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔ جب آپ جرمنی تشریف لاتیں تو خاکسار آپ کے ساتھ شاپنگ کے لئے جاتی، بلکہ میں نے شاپنگ کرنی آپ سے ہی سیکھی ہے۔ جب بھی کوئی بہت اچھی چیز دیکھتیں، جس کی قیمت بھی مناسب ہوتی تو ضرور دوسرے کو بھی کہتیں کہ تم بھی لے لو۔ اسی طرح ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ تھی۔ آپ نے شیشے کی ایک خوبصورت سی ٹرے خریدی اور ساتھ ہی مجھے بھی فرمایا کہ تم بھی لے لو۔ چنانچہ وہ ٹرے آج تقریباً 25 سال گزرنے کے بعد بھی، میرے گھر میں استعمال ہو رہی ہے۔ شاپنگ بہت سوچ سمجھ کر کرتیں۔ ایک مرتبہ ہم فرینکفرٹ میں شاپنگ کر رہے تھے کہ کافی دیر ہوگئی۔ تقریباً رات کے کھانے کا ٹائم ہو چلا تھا۔ ہم واپس لوٹنے لگے تو خاکسار نے روسٹ مرغی خریدی اور آپ کی شاپنگ والی ٹوکری میں رکھ دی۔ میں تو وہاں سے اپنے گھر آگئی اور سیدہ بی بی صاحبہ دیگر خواتین کے ہمراہ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئیں۔ گھر پہنچتے ہی آپ نے مجھے فون کیا کہ ثریا تمہاری مرغیاں ہمارے ساتھ آگئی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ بی بی یہ میں نے آپ کے لئے ہی لی تھیں۔ آپ بے حد امانتدار تھیں۔ لوگ آپ کے پاس اپنی امانتیں بھی رکھواتے۔ میرے سے بہت پیار کرتی تھیں اور میری ثریا کہہ کر میرا ذکر کرتیں۔ 1991ء میں جب آپ نے حضور کے ہمراہ قادیان تشریف لے جانا تھا تو بہت پیار اور شوق سے مجھے بھی فرماتیں کہ ثریا تم بھی چلنا۔ بہت مزہ آئے گا۔ بی بی حکمی بھی آئی ہوں گی، ان سے بھی ملیں گے۔ بی بی حکمی (آپ کی نند) سے آپ کا بہت پیار تھا۔ مجھے بھی ان سے بہت پیار تھا، اس لئے خاص طور پر ان کا ذکر فرمایا۔

مجھے کہتیں کہ ثریا تم نے اپنی بچیوں کی تربیت بہت اچھی کی ہے۔ میری بچیوں سے بہت پیار کرتیں۔ میری بیٹی ریحانہ کا رشتہ جب طے کرنا تھا تو

لڑکے کو حضور اور بی بی صاحبہ نے لندن بلا کر دیکھا اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ جب آپ قادیان تشریف لے گئیں تو فرمانے لگیں کہ ریحانہ کے کپڑے میں وہاں سے لاؤں گی۔ خاکسار خود تو قادیان نہ جاسکی کچھ پیسے مکرمہ صادقہ بھٹی صاحبہ کے ہاتھ آپ کو بھجوائے۔ وفات سے پہلے قادیان میں ہی آپ کافی بیمار ہوگئیں اور آپ کو حضور سے پہلے ہی واپس لندن آنا پڑا۔ مگر اس حالت میں بھی ایک دن اپنی بیٹیوں سے کہنے لگیں کہ میں نے ریحانہ کے جوڑے خریدنے ہیں۔ بیٹیوں نے کہا بھی کہ امی دیکھ لیں۔ آپ کی طبیعت خراب ہے۔ آپ چل بھی لیں گی۔ کوئی راضی نہیں تھا کہ آپ باہر نکلیں، مگر آپ پھر بھی گئیں۔ میری بیٹی ریحانہ جس کی شادی ہونے والی تھی کے لئے پانچ چھ جوڑے اور ساڑھیاں خریدیں۔ ساتھ چوڑیاں بھی خریدیں کہ پتہ نہیں تم پاکستان جاسکو یا نہ۔ اس لئے میں انڈیا سے ہی لے آئی ہوں۔ لندن آکر آپ بہت بیمار ہوگئیں۔ میں بھی آپ کے پاس لندن آگئی۔ مجھے فرمانے لگیں کہ ثریا میں تمہاری چیزیں لے آئی ہوں۔ میں نے کہا کہ بی بی آپ چیزوں کی فکر نہ کریں بس اچھی ہو جائیں لیکن خدائی تقدیر غالب آچکی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد جب میں نے اور بی بی فائزہ نے بکس کھولے تو میری چیزوں کے علاوہ اوروں کی بھی امانتیں تھیں۔ آپ بہت ہی پیار محبت کرنے والی ہستی تھیں۔ میرے پر آپ کے بہت احسانات ہیں۔ جب آپ پاکستان میں تھیں تو بھی گاہے گاہے مجھے تحائف بھجواتی رہتیں۔

عاجزی آپ میں بہت تھی۔ اگرچہ آپ خود بہت امیر خاندان کی تھیں اور آپ کی شادی واقف زندگی سے ہوئی۔ مگر آپ نے یہ بات کبھی محسوس نہ ہونے دی۔ آپ ہر کام بہت سکون سے کرتیں۔ خانساماں کے باوجود کھانا خود بھی بنا لیتیں۔

لندن میں حضور کے گھر پر عورتیں اپنے شوق اور خوشی سے ڈیوٹی کرنے آتیں۔ ان میں سے ایک سادہ سی عورت، کافی دور سے ایسٹ لندن سے جمعے والے دن آتی تھی۔ بڑے شوق سے خدمت بجالاتی۔ وہاں سے تازہ پھل بھی لے کر آتی تھی۔ اس کے بیٹے کی شادی تھی۔ اس نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ کوئی ہے نہیں جو زیور، بری وغیرہ بنادے۔ تو حضرت بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ میں تمہیں بنوادوں گی۔ آپ نے اس کا بہت مان رکھا اور اسے بہت شاندار ملبوسات اور زیورات بنوا کر دیئے۔ بہت مناسب قیمت میں اس کی چیزیں تیار ہوگئیں۔ حضرت بیگم صاحبہ نے ایک چھوٹی سی ٹوکری لے کر اس پر کپڑا، گوٹا کناری وغیرہ لگا کر اسے بہت خوبصورت سجایا اور فرمایا کہ دلہن کا زیور اور چھوٹی موٹی چیزیں اس میں رکھ کر دلہن کی میز پہ رکھنے کے لئے ہے۔ سب لوگوں کو ہی یہ ٹوکری بہت پسند آئی۔ جو دیکھتا حیران رہ جاتا اور تعریف کئے بنا نہ رہتا۔

حضرت سیدہ بی بی ناصرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ سلیمان صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد سلیمان صاحب صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ بیت الہادی ڈیٹسن باخ بیان کرتی ہیں کہ

میری شادی آج سے 42 سال پہلے ہوئی تھی۔ حضرت سیدہ بی بی ناصرہ بیگم صاحبہ میری شادی میں شامل ہوئی تھیں۔ میں نے بیاہ کر کھاریاں جانا تھا۔ چند گھنٹوں بعد جب ہم کھاریاں جانے کے لئے ربوہ ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو سیدہ بی بی باچھی صاحبہ اور سیدہ بی بی ناصرہ بیگم صاحبہ بھی سٹیشن پر موجود تھیں۔ پتہ چلا کہ آپ دونوں لاہور جارہی ہیں۔ میری والدہ صاحبہ نے کہا کہ آؤ ان کو بھی مل آئیں۔ سلام کہیں اور دعا کے لئے بھی عرض کریں۔ آپ نے مجھے بہت دعائیں دیں اور نصائح بھی کیں۔ مجھے کہا کہ اپنے خاوند اور ساس، سسر کا بہت خیال رکھنا۔ انہیں بھی اپنے ماں باپ کی طرح سمجھنا۔ میں رو رہی تھی۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور بہت حوصلہ بڑھایا۔

پھر 2007ء میں خاکسار جرمنی سے پاکستان گئی ہوئی تھیں تو حضرت بی بی ناصرہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کرنے ان کے گھر گئیں۔ آپ کی بیٹی اور بھابھی بھی ساتھ تھیں۔ مکرمہ رشیدہ سلمان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت آپ کافی ضعیف ہوچکی تھیں۔ دو خادمات کے سہارے آپ چلتی ہوئی آئیں اور انہوں نے آپ کو سہارے سے بٹھایا۔ چند ایک اور عورتیں بھی پہلے سے آپ سے ملاقات کے لئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے ہم سے ہمارا حال چال پوچھا اور ہم سے کافی باتیں کرتی رہیں۔ میری بیٹی عظمٰی کے بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ خادمہ سے آپ نے کہا کہ ان کو پانی وغیرہ پلاؤ۔ رشیدہ سلیمان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ باتوں کے دوران میں آپ کے جسم پر برکت حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پھیرتی جاتی اور روتی بھی جاتی۔ آپ نے دو مرتبہ خاکسار سے دریافت فرمایا کہ آپ جرمنی سے آئی ہیں؟ آپ نے ہمیں یہ پیش خبری بھی سنائی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مسرور کو جرمنی کی کنجیاں ملی ہیں۔ اس پیشگوئی کی ابتدائی صداقت تو ہم الحمدللہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی کے دوروں کے دوران ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن بھی جلد لائے کہ جب یہ جرمن قوم فوج درفوج بڑے زور سے احمدیت میں داخل ہو۔ آمین

مکرمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ سلیمان صاحبہ مزید بیان کرتی ہیں

کہ جب ہم کھاریاں میں رہائش پذیر تھے تو ایک مرتبہ جب بچوں کو سکولوں میں چھٹیاں تھیں تو میں اپنے بچے لے کر مہینے ڈیڑھ مہینے کے لئے اپنی والدہ مکرمہ محمودہ خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد ابراہیم خلیل مرحوم سابق مربی اٹلی وسسلی وافریقہ کے پاس ربوہ گئی۔ ایک دن والدہ صاحبہ فرمانے لگیں کہ چلو بی بی مودی صاحبہ (صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب) کو ملنے چلیں۔ چنانچہ والدہ صاحبہ، خاکسار اور چاروں بچے (دو بڑے بچوں کو میں کھاریاں ہی چھوڑ آئی تھی) آپ کے گھر گئے۔، کچھ دیر ہم نے لان میں انتظار کیا۔ پھر خادمہ نے ہمیں اندر بلایا۔ آپ میری والدہ سے بہت ادب واحترام سے پیش آتی تھیں کہ یہ ایک واقف زندگی کی بیوی ہیں۔ میرے بچوں کے سر پر بھی شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ آپ کی خادمہ نے ہمیں شربت پلایا۔ پھر آپ ہمیں بڑے پیار سے ایک دوسرے کمرے میں لے گئیں۔ آپ نے ہمیں اپنی تصویریں دکھائیں۔ ساتھ ساتھ ہم باتیں بھی کرتے جارہے تھے۔ ایک دم میں نے محسوس کیا کہ میرا بچہ وقاص وہاں نظر نہیں آرہا۔ میں نے اسے ادھر ادھر دیکھا مگر وہ مجھے کہیں نظر نہ آیا۔ آپ نے اپنی خادمہ کو بلایا اور اسے کہا کہ جاؤ۔ ان کے بچے کو ڈھونڈو۔ اسی اثناء میں میری والدہ صاحبہ نے کہا کہ بی بی جان آپ ہمیں حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک عنایت فرمائیں۔ اس پر آپ اٹھ کر گئیں اور ذرا دیر بعد ہمیں حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا ایک ٹکڑا تبرک عطا فرمایا اور ساتھ ہی ہمیں کاغذ پر اس کی تفصیل بھی لکھ کر دی۔ اللہ اللہ آپ کی کیا شان استغنا تھی کہ بادشاہوں نے جن کپڑوں سے برکت ڈھونڈنی تھی اس کا ایک ٹکڑا آپ نے ہمیں بھی عنایت فرمایا الحمدللہ۔ اتنی دیر میں خادمہ بھی واپس آگئی اور کہا کہ بچہ تو یہاں کہیں نہیں ملا۔ ہم نے سوچا کہ وہ خود سے گھر چلا گیا ہوگا۔ لہٰذا ہم نے بھی آپ سے جانے کی اجازت چاہی تو آپ فرمانے لگیں کہ بچہ گھر پر ہوا تو مجھے بھی اطلاع بھجوا دینا۔ گھر پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ وقاص گھر پر ہی ماموں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ ہماری بھی جان میں جان آئی۔ چنانچہ خاکسار نے اپنے دوسرے بیٹے عدنان کو کہا کہ جاؤ سائیکل پہ جا کر بی بی صاحبہ کو اطلاع دے آؤ ورنہ وہ پریشان رہیں گی۔ چنانچہ میرا بیٹا فوراً جا کر آپ کے گھر بتا آیا۔ اس سے آپ کے کریمانہ اخلاق پہ بھی نظر پڑتی ہے کہ آپ دوسروں کے لئے بھی کتنا حساس دل رکھتی تھیں۔ ایک ماں کی پریشانی جانتی تھیں اور نہ صرف یہ کہ میری پریشانی کا احساس کیا بلکہ اپنی پریشانی کا بھی اظہار کیا اور میری پریشانی کو اپنی پریشانی جانا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات ہر آن اپنے اعلیٰ علییّن میں بلندتر فرماتا چلا جائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں آپ کو جگہ دے۔ آمین

☆...........☆...........☆

صرف منانا نہیں
بلکہ اپنانا بھی ہے

محمد یٰسین وٹو اپنے کالم گردش افلاک میں لکھتے ہیں:۔

ہمیں اس نبیؐ کے امتی ہونے کے مرتبے کا لحاظ نہیں۔ نبی مہربان نے تو سب فرق مٹا دیئے تھے، امیر وغریب کا فرق گورے اور کالے کا فرق عربی اور عجمی کا فرق، پھر ہم نے یہ فرق کہاں سے گھڑ لئے؟ آپ سرکار تو مسلم اور غیر مسلم انسان اور حیوان جن وانس سب کے لئے رحمت ہیں تو پھر ہم نے یہ ظلم کیسے کرلیا کہ ان کے فرمودات مبارکہ سے اپنے اپنے مطلب اور پسند کی حدیثیں چن کر اپنے اپنے مکتبہ فکر مضبوط کرنے لگے۔ آپ سرکارؐ منافقین سے بخوبی واقف تھے مگر آپؐ نے انہیں بھی امان دی مگر ہم اپنے اسلام کے دائرے خود کھینچنے لگے۔ میثاق مدینہ کی صورت میں دنیا کا پہلا تحریری آئین بنا کر نبیؐ نے مسلم اور غیر مسلم دونوں کو امان دی اور آج یہ عالم ہے کہ ہم اتنے تنگ نظر اور کم ظرف ہوگئے ہیں کہ ہمارے ہاتھ اور زبان سے اپنے مسلمان بھائی کی عزت وجان محفوظ نہیں۔ نبی اکرمؐ کا اسوہ دیکھئے کہ نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا، نبیؐ نے انہیں مسجد نبویؐ میں ٹھہرایا۔ ان کی عبادت کا وقت ہوا تو مسجد نبویؐ میں عبادت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ کی رواداری اور برداشت کا نمونہ دیکھئے کہ غنیم میں ایک غیر مسلم لڑکی لائی گئی کہ جس کے سر پر چادر نہ تھی۔ نبیؐ نے اپنی چادر اوڑھا دی۔ صحابہؓ حیران ہوئے تو نبیؐ نے فرمایا وہ غیر مسلم سہی مگر بیٹی ہے اور ہمارا عمل دیکھئے کہ چادر چاردیواری کا تقدس موجود نہیں۔

نبی اکرمؐ کی عالی ظرفی دیکھئے کہ فتح مکہ کے بعد جب بدلہ لے سکتے تھے، اپنے چچا حمزہ کے قاتل کو نہ صرف معاف کیا بلکہ طائف کا نگران بنا کر بھیجا۔ وجہ یہ نہیں کہ اسے دیکھ کر شہید چچا یاد آئیں گے بلکہ وجہ یہ کہ اسے سامنا کرتے ہوئے شرمندگی نہ ہو۔ ذرا بتائیے کہ اس قدر عظیم المرتبت، روادار، کشادہ دل، اعلیٰ ظرف بہادر، غیرتمند اور امن پسند رہبرؐ سے ہمیں نظریں ملانے کی سکت ہے! ان کا امتی ہونے کا حق جتانے سے پہلے ہمیں امتی ہونے کا فرض سمجھنا ہوگا۔ چھوٹے پن، تنگ نظری، سخت دلی، بغض، کینہ، کم علمی، کوتاہ اندیشی اور بددیانتی کو خیرباد کہنا ہوگا تب نہ صرف ہم یوم عید میلاد منائیں گے بلکہ اپنائیں گے بھی۔

(نوائے وقت 7 فروری 2012ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میری نواسی امۃ الرقیب بنت مکرم ظہیر احمد صاحب کو ساڑھے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ 25 ستمبر 2013ء کو اس کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ نگران حلقہ لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ نے اس سے قرآن مجید سنا۔ ساتھ ہی اس کی چھوٹی بہن شازیہ ظہیر نے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ خاکسار نے دعا کرائی۔ اس کی والدہ محترمہ امۃ النور صاحبہ اور خاکسار کو اسے قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کا قرآن کریم مکمل کرنا مبارک کرے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب سیکرٹری مال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر، شوگر اور عارضہ قلب کی مریضہ ہیں پچھلے دو ہفتہ سے کافی علیل ہیں چلنا پھرنا مشکل ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم میاں محمد شبیر ہرل صاحب ایڈووکیٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ عرصہ 4 سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ بالکل معذوری کی حالت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ سب مریضوں کے ساتھ ساتھ میری اہلیہ کو بھی کامل صحت بخشے۔ آمین

ولادت

مکرم مبشر احمد طاہر صاحب بیوت الحمد کوارٹر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم نصیر احمد صاحب خادم گیسٹ ہاؤس ڈیفنس لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مورخہ 10 جون 2014ء کو بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ناعمہ سحر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حکیم طالب حسین صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ سابق کارکن وکالت مال اول تحریک جدید کی نواسی اور مکرم حاجی احمد صاحب مرحوم جھنگ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم رانا نثار احمد خان صاحب نائب صدر دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی سدرہ فضل اور مکرم فضل محمود باری صاحب کو مورخہ 21 جون 2014ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام احمد عبداللہ عمر تجویز ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقف نو میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد الطاف صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری صادق علی صاحب آف گھسیٹ پورہ کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین، صحت وتندرستی والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم احمد صادق صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29 مئی 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تانیس احمد خان نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت وعافیت والی عمر دراز عطا کرے۔ نیک، صالح اور خادم دین اور احمدیت کا نام روشن کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم فاتح احمد صاحب مربی ضلع ٹھٹھہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسار کو مورخہ 18 جون 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام تمثیل احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم حاجی عبدالکریم صاحب سیکرٹری امور عامہ ضلع عمرکوٹ کا پوتا اور مکرم محمد لطیف شاہد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ڈرگ روڈ کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، خلافت کا مطیع اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب معاون ناظر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری اعجاز احمد طاہر صاحب ولد مکرم چوہدری سردار احمد طاہر صاحب 109 رب مسعود آباد ضلع فیصل آباد مورخہ 21 جون 2014ء کو ڈیوٹی سے واپسی پر موٹر سائیکل حادثہ میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ 22 جون کو 109 مسعود آباد میں صبح 8:15 بجے خاکسار نے اور اسی روز دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں 10:40 بجے صبح مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کرائی۔ مرحوم کی عمر 39 سال تھی۔ آپ ملنسار، خدمت کرنے والے، مہمان نواز، والدین کی اطاعت کرنیوالے اور موصی تھے۔ 1998ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین کے علاوہ بیوہ مکرمہ وسیمہ طاہر صاحبہ، دو بیٹیاں صالحہ اعجاز واقفہ نو کلاس دہم، امۃ الباسط کلاس ہفتم، دو بیٹے حاشر احمد واقف نو کلاس نہم، فراز احمد کلاس دوم، ایک چھوٹا بھائی مکرم اشتیاق احمد طاہر صاحب انسپکٹر مال آمد اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

ان کی والدہ کا 20 جون کو کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے آپریشن ہوا۔ پلیٹ ڈالی گئی۔ مرحوم نے ہفتہ کو دوپہر ان کو گھر چھوڑا اور شام واپسی پر خود اللہ کو پیارے ہوگئے۔ تین سال قبل ان کے بڑے بھائی مکرم سرفراز احمد صاحب ایس ایچ او بعمر 41 سال ڈیوٹی پر ہارٹ اٹیک ہونے سے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔

کثرت سے دوست احباب اس موقع پر اظہار تعزیت کیلئے آئے اور تدفین میں شامل ہو کر ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار تمام اہل خانہ سے ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ علیین مقام عطا کرے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

بقیہ از صفحہ 2 عبدالوہاب آدم صاحب کی وفات

اسی طرح گورنمنٹ آف گھانا کی طرف سے شعبہ تعلیم، صحت، زراعت اور ملکی امن و استحکام کے اعتراف میں ایک اہم ملکی اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ پھر 10 نومبر 2007ء کو آپ کی قابلیت کے اعتراف میں ملک کی بڑی یونیورسٹی نے Ph.D کی اعزازی ڈگری سے ان کو نوازا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر انٹرنیشنل سطح پر ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔ سینٹر آف ڈیموکریٹک ڈیویلپمنٹ گھانا کے ممبر تھے۔ گھانا ڈگنیٹی انیشیٹو کے وائس چیئرمین تھے۔ نیشنل پیس کونسل کے ممبر تھے۔ نیشنل پریذیڈنٹ آف کونسل آف ریلیجنز اور نیشنل ری کنسیلیئشن کمیشن کے ممبر رہ چکے تھے۔

حکومت گھانا نے مرحوم کی وفات پر تعزیتی پیغام بھیجا۔ حضور انور نے گھانا کی سرکاری اور مذہبی شخصیات کی طرف سے مرحوم کے قیام امن اور خدمت انسانیت کی کاوشوں پر مثبت تاثرات بیان فرمائے۔

مرحوم بہت مہمان نواز، شکر گزار، صبر و برداشت، ہمت والے اور انتھک محنتی انسان تھے۔ طبیعت میں بہت عاجزی و انکساری تھی۔ آپ رحمدل شخصیت تھے۔ بچوں کے ساتھ بڑا احسن سلوک کرتے تھے۔ اطاعت خلافت آپ کے وجود میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ مرحوم خلیفہ وقت کے اطاعت گزار اور خلافت کے ساتھ بے پناہ محبت اور فدائیت کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم سیاسی طور پر بھی بڑا اثر رسوخ رکھنے والے شخص تھے۔ مرکزی نمائندے کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ آپ بہت عبادت گزار اور دعا گو تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اس کے لئے بڑی تگ ودو کرتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی تدفین بھی بڑے سرکاری اعزاز کے ساتھ ہوئی اور صدر مملکت نے وہاں اپنے سٹیٹ ہاؤس میں ان کا جنازہ منگوایا وہیں پڑھوایا۔ پورا حکومتی پروٹوکول دیا۔ جنازہ لے جانے کے لئے حکومت کی طرف سے پولیس اور آرمی اور پیرا ملٹری فورسز کی گاڑیوں نے مکمل اعزاز دیا۔ پھر وہاں پوری کارروائی ہوئی اور سٹیٹ ہاؤس میں مختلف وزراء، صدر و نائب صدر نے ان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پھر اسی طرح وہاں کے مختلف مذہبی رہنماؤں نے بھی ان کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ بہرحال ایک پورے اعزاز کے ساتھ ان کو وہاں لے جایا گیا اور مقبرہ موصیان گھانا میں ان کی تدفین ہوئی اور میڈیا پر بھی کافی کوریج ہوئی۔ گھانا ٹیلی ویژن نے پوری کوریج دی اور انٹرنیٹ سٹریمنگ پر دنیا میں بھی دکھائی گئی۔

ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ مریم وہاب صاحبہ، 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور خلافت اور جماعت سے ویسا ہی پختہ تعلق رکھے جیسا ان کا اپنا تھا اور یہ اپنے بچوں کے لئے بھی یہی چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ صبر اور حوصلہ بھی ان کو عطا فرمائے اور وہاب صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں ان کو جگہ عطا فرمائے۔ فرمایا نماز کے بعد انشاء اللہ ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

محترمہ سعیدہ سیف صاحبہ کی وفات

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ سعیدہ سیف صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب مورخہ 19 جون 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ مارچ 1926ء میں قادیان میں مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں اور ابتدائی تعلیم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں ہی حاصل کی اور میٹرک کے بعد عائشہ دینیات کلاس میں بھی تعلیم حاصل کی اور آپ اس کی سند یافتہ تھیں۔

1946 میں آپ کی شادی محترم مولانا غلام باری سیف صاحب سے ہوئی۔ تقسیم ملک کے بعد اپنے خاوند کے ساتھ ربوہ آئیں اور ربوہ کے ابتدائی آباد کاروں میں سے تھیں۔ آپ نے اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ تقریباً نصف صدی کا عرصہ قربانی اور وقف کی روح سے گزارا۔ زمانہ طالب علمی سے ہی وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئیں۔ آپ سادہ، شفیق، صابر و شاکر، عزیز و اقارب سے بہت محبت کا سلوک کرنے والی، مہمان نواز، متوکل، عبادات کا شغف رکھنے والی اور کثرت سے ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی تھیں، اخبار الفضل کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرتیں۔ ایم ٹی اے پر حضور اقدس کے تمام پروگراموں کو دیکھنا آپ کا معمول تھا۔ متعدد بچوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ فیکٹری ایریا ربوہ کی پہلی صدر لجنہ تھیں۔ اور کئی سال تک یہ فریضہ احسن طریق پر نبھایا اور بچیوں کو جماعتی کاموں کی طرف راغب کرنے اور ان کی شفقت اور محبت سے ٹریننگ کا اہتمام کرتیں۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 20 جون کو بعد از نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ جس میں احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ نے اپنے پیچھے 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کی بیٹیوں میں مکرمہ امۃ اللہ باری صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کینیڈا، مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب انگلستان، مکرمہ امۃ الرحیم شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیق صاحب انگلستان، مکرمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم جمیل احمد صاحب مرحوم اور مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب مرحوم پاکستان میں مقیم ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان ہیں جو فضل عمر ہسپتال میں بطور واقف زندگی ڈاکٹر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اور آپ کے علاوہ مکرم غلام سرور سیف صاحب ایڈووکیٹ ربوہ، مکرم عبدالمنصور سیف صاحب کراچی اور مکرم شعیب احمد صاحب شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اپنے مقربین اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور آپ کے نیک کاموں کی تقلید اور تکمیل کی توفیق دے آمین

فٹ بال ورلڈ کپ اہم واقعات اور دلچسپ حقائق

جنوبی امریکہ کے ملک برازیل میں فٹ بال کا 20واں ورلڈ کپ جاری ہے۔ ہر ورلڈ کپ میں کچھ دلچسپ واقعات رونما ہوتے ہیں جو ایک عرصہ تک یاد رکھے جاتے ہیں۔ گزشتہ کھیلے جانے والے مقابلہ جات میں ہونے والے دلچسپ حقائق اور اہم واقعات پیش ہیں۔

ورلڈ کپ اور صف ماتم

1950ء میں برازیل میں ہونے والا ورلڈ کپ وہ واحد ورلڈ کپ ہے جس کا فائنل میچ نہیں ہوا۔ ورلڈ کپ کے ابتدائی مقابلہ جات کے بعد سرفہرست چار ٹیموں کے درمیان میچز کھیلے گئے۔ فیصلہ کن میچ میں برازیل، جو اس ورلڈ کپ کیلئے فیورٹ تھی کا یوراگوائے کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ جہاں یوراگوائے نے ایک سخت مقابلہ کے بعد برازیل کو 1-2 سے شکست دی۔ کہا جاتا ہے کہ اس شکست سے پورے برازیل میں صف ماتم بچھ گئی اور بے شمار دل شکستہ شہریوں نے خودکشیاں کر لیں۔

جنوبی امریکہ اور یورپ کی حکمرانی

گزشتہ 19 ورلڈ کپ براعظم جنوبی امریکہ اور یورپ کے ممالک نے جیتے۔ برازیل پانچ، اٹلی چار، جرمنی (مغربی جرمنی) تین، یوراگوئے اور ارجنٹائن دو دو جبکہ سپین، فرانس اور برطانیہ ایک ایک مرتبہ ورلڈ کپ جیت چکا ہے۔

صدی کا بہترین گول

1986ء کے ورلڈ کپ میں ارجنٹائن کا ایک اہم میچ انگلینڈ کے ساتھ تھا۔ جس میں ارجنٹائن نے انگلینڈ کو 2 کے مقابلہ میں ایک گول سے ہرایا۔ اس میچ میں میراڈونا نے ایک گول اپنے ہاتھ سے کیا جس کو ریفری بھی نہ دیکھ سکا تاہم بعد میں کیمرے کی آنکھ نے یہ ثابت کر دیا کہ میراڈونا نے یہ گول ہاتھ سے کیا تھا۔ FIFA کی طرف سے صدی کے بہترین گولوں کے انتخاب میں اس گول کو پہلا نمبر دیا گیا۔

کرکٹ اور فٹ بال ورلڈ کپ میں نمائندگی

کرکٹ کے عظیم کھلاڑی ویوین رچرڈز کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے کرکٹ اور فٹ بال ورلڈ کپ دونوں میں اپنے ملک کی نمائندگی کی ہے۔ انٹی گوا سے تعلق رکھنے والے ویوین رچرڈز نے 1974ء کے فٹ بال ورلڈ کپ کے کوالیفائنگ راؤنڈ میں اپنے ملک کی طرف سے نمائندگی کی تھی۔ جبکہ کرکٹ کے ابتدائی چاروں ورلڈ کپ میں بھی ویوین رچرڈز ویسٹ انڈیز کی طرف سے شامل ہوئے۔

انڈیا کی ٹیم کا شمولیت سے انکار

1950ء کے ورلڈ کپ میں انڈیا کی ٹیم بھی ورلڈ کپ کیلئے کوالیفائی کرنے میں کامیاب رہی تھی۔ لیکن بعد میں انڈین فٹ بال فیڈریشن نے ورلڈ کپ کی نامناسب پریکٹس، ٹیم سلیکشن اور لمبے سفر کے اخراجات وغیرہ کی وجہ سے عالمی کپ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

پیلے کا منفرد اعزاز

نہ صرف برازیل بلکہ 20ویں صدی کے سب سے عظیم کھلاڑی پیلے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے برازیل کی طرف سے چار ورلڈ کپ مقابلوں میں شمولیت کی لیکن اس ریکارڈ میں اس کے ساتھ کئی اور بھی کھلاڑی شامل ہیں لیکن ان چار ورلڈ کپ مقابلوں میں سے تین مرتبہ برازیل کی ٹیم فاتح ٹھہری جو پیلے کا ایک منفرد ریکارڈ ہے۔

عمر رسیدہ کھلاڑی

1990ء کے ورلڈ کپ میں کیمرون کی طرف سے راجر ملر نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا اور اپنے نام ایک عالمی اعزاز بھی کیا یعنی "ورلڈ کپ کھیلنے والا عمر رسیدہ کھلاڑی"۔ راجر ملر کی عمر 42 سال تھی جب اس نے کیمرون کی طرف سے یہ ورلڈ کپ کھیلا۔

پاکستان بھی ورلڈ کپ میں

کچھ عرصہ کے بعد پاکستان ایک بار پھر ورلڈ کپ میں شامل ہو رہا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ فٹ بال کی رینکنگ میں 159 نمبر کی ٹیم کس طرح ورلڈ کپ میں شامل ہو رہی ہے؟ وہ اس طرح کہ اس بار ورلڈ کپ میں استعمال ہونے والے فٹ بال پاکستان کے شہر سیالکوٹ میں تیار ہوئے ہیں۔ کسی جگہ پاکستان کے اس اعزاز کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے "برازیل میں ہونے والی عالمی جنگ میں پاکستان کے ہتھیار استعمال ہوں گے"

(مرسلہ: مکرم قیصر محمود صاحب)

رمضان مبارک
عید کی نئی دلکش ورائٹی دستیاب ہے
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

بسم اللہ فیبرکس
سیل سیل سیل
آ گیا جی، آ گیا رمضان پیکج آ گیا
لان سیل سیلہ اور مردانہ ورائٹی پر حیرت انگیز سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0300-7716468
0313-7040618
پروپرائٹرز ڈوگر برادرز

ربوہ میں سحر و افطار 2 جولائی	
انتہائے سحر	3:27
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 جولائی 2014ء

5:30 am	درس قرآن
7:00 am	رمضان المبارک سپیشل
9:50 am	گلشن وقف نو
4:00 pm	درس القرآن
8:00 pm	دینی و فقہی مسائل

سفوف مفرح
بے چینی، ہول کا لگنا، گرمی، جلن، دل کا گھبرانا میں مفید ہے
(پیاس کا زیادہ لگنا)
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

FR-10